مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ

**مفتی غلام محمد خان** صاحب قبلہ اشہر خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے

مسئلہ میں

حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر کے غیر متبدل فیصلہ سے متعلق

شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ **عسجد رضا خان** صاحب قبلہ

کی خدمت میں

# خصوصی گذارشات

از


نواسۂ مفتی اعظم مہاراشٹر عمدۃ المدبرین حضرت علامہ مفتی

**مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ مصباحی اشہری**

مہتمم: الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور



ناشر: اشہر اکیڈمی ناگپور

سن اشاعت: محرم الحرام 1446ھ / جولائی 2024

مفتی اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ الشاہ

**مفتی غلام محمد خان** صاحب قبلہ اشہر خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے

مسئلہ میں

حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر کے **غیر متبدل فیصلہ** سے متعلق

شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ **عسجد رضا خان** صاحب قبلہ

کی خدمت میں

# خصوصی گذارشات

از

نواسۂ مفتی اعظم مہاراشٹر عمدۃ المدبرین حضرت علامہ مفتی

**مجتبیٰ شریف خان صاحب قبلہ مصباحی اشہری**

مہتمم: الجامعۃ الرضویہ دار العلوم امجدیہ ناگپور

ناشر:۔ اشہر اکیڈمی ناگپور

# حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر

نے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ پر جو **حکم کفر پلٹایا** اور

اسے اپنا **غیر متبدل فیصلہ** بتایا

اس حوالے سے امام اہل سنت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

" فیصلہ باطل و نامسموع اور غلط و مردود ہے بلکہ امر محال کا فیصلہ کرنا ہے لہٰذا اُس پر عمل کرنا ناجائز و حرام "

نیز فرماتے ہیں:

" حاکم اپنے فیصلے میں تاخیر کرے تو وہ فاسق ہوگا ، عہدۂ قضا سے معزول ہوگا اور قابل تعزیر ہوگا "

تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں!

۹۲/۸۶ ؁ھ

## شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خان صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

بندۂ ناچیز بڑے درد کے ساتھ آپ کی خدمت میں اپنی گذارشات رکھ رہا ہے۔

**ملاحظہ فرمائیں!**

☆ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کئی شہروں میں جماعت رضائے مصطفیٰ کے ذمہ داران نیز ان کے علاوہ کچھ مقررین اور قلم کار حضرات حضور مفتی اعظم مہاراشٹر سیدی مرشدی شاہ **مفتی غلام محمد خان** صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی شان میں گستاخی، بے ادبی، توہین وتذلیل کے ساتھ ساتھ حضرت علیہ الرحمہ کی تفسیق وتضلیل وتکفیر تک کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ

☆ نیز حضرت کے مریدین ومعتقدین پر عجیب وغریب قسم کے الزامات لگا کر عوامِ اہل سنت کو ان سے دور کرنے کی کوششیں کرتے ہیں...... کوئی کہتا ہے کہ یہ لوگ گستاخِ تاج الشریعہ ہیں...... کوئی کہتا ہے کہ یہ بریلی شریف کے مخالف ہیں، مسلکِ اعلیٰ حضرت کے مخالف ہیں اور اس طرح کی بے بنیاد اور غیر شرعی باتوں کا پروپیگنڈا کر کے ہمارے دینی جلسوں اور کاموں کا بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔

☆ اور کچھ لوگ تو ہماری صحبت میں اٹھنے بیٹھنے والے اور دینی کاموں اجلاس واجتماعات میں شریک ہونے والے حضرات پر بھی توبہ کا حکم لگاتے ہیں...... اور کہتے ہیں کہ ان کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔

☆ بلکہ جرأت یہاں تک بڑھ چکی ہے کہ چند دنوں قبل حضرت مفتی صاحب قبلہ

علیہ الرحمہ کی مزار اقدس کو آگ کے حوالے کر دیا گیا اس سانحہ سے نا قابلِ تلافی صدمہ ہوا جس نے کیا وہ بڑا ظالم ہے اللہ مُنْتَقِمِ حقیقی کا غضب اس پر ضرور نازل ہوگا۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَھُوَ الْمُسْتَعَان۔

ملک بھر میں اس طرح کی فرقہ وارانہ واردات سے ہر دردمند بے چین و مضطرب ہے۔

شہزادۂ تاج الشریعہ!......کیا یہ تمام **معاملات اسلامی شریعت** اور **مسلک اعلیٰ حضرت** کے **مطابق** ہیں؟......اگر ہاں تو پھر ہمیں **اعلیٰ حضرت** امام اہل سنت قُدِّسَ سِرُّہٗ کی **پاکیزہ تعلیمات** کے مطابق **دلائل شرعیہ** کی روشنی میں **سمجھا دیجیے** ہم کھلے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے لیے تعلیماتِ حقہ کو قبول کرنے اور ماننے کے لیے **تیار ہیں**۔

**یادر ہے** کہ ہم ۲۲/ مارچ ۲۰۱۴ء کو حضور تاج الشریعہ کی موجودگی میں تحریری طور پر یہ **گذارشات اندور** میں منعقد **شرعی کونسل آف انڈیا** کے **سمینار** میں آپ اور حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں اور وہ تحریر تمام شرکائے سمینار کو بھی دیدی گئی تھی تا کہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں احقاق حق کر دیا جائے ......مگر افسوس **اس وقت سے لے کر اب تک جواب سے محرومی ہی ہے**۔

اب **آخری بار** برائے **اتمام حجت** کچھ ضروری دینی باتیں بطورِ تحقیق و تنقیح آپ کی خدمت میں حاضر کر رہے ہیں......**ملاحظہ فرمائیں!**

حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے **تیرہویں عرس** کے موقع پر ہم نے

**آل انڈیا سنی اجتماع** کا اہتمام کیا تھا اس موقع پر حضور تاج الشریعہ کا ایک **آڈیو بیان** مشتہر ہوا بعد میں اسی بیان کو تحریری شکل دے کر اس پر حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر کی دستخطیں لی گئیں اور اسے جماعت رضائے مصطفیٰ کے لیٹر ہیڈ پر شائع کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے:

''انیس احمد ساکن بنگالی پنجہ کے یہاں ہونا قرار پائی۔ ہم لوگ وہاں موجود رہے۔ انتظار کرتے رہے۔ مولوی غلام محمد خاں مجلس میں نہیں آئے اور اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً تحریری طور پر گفتگو ہوتی رہی لیکن وہ اس پر اڑے رہے۔ شمیم نوری بے شک کافر ہے۔ اس کا کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکے۔ لہٰذا حکم کفران پر لوٹا اور آخر وقت تک یہ کوشش کی جاتی رہی کہ مفتی صاحب رجوع کرلیں لیکن انہوں نے رجوع نہیں کیا۔ ان کی وفات کے بعد برسوں بعد یہ مشہور کیا گیا کہ انہوں نے رجوع کرلیا ہے مگر ان کی وہ توبہ ثابت نہیں ہے۔ خود حسینی میاں جن سے یہ بیان منسوب ہے انہوں نے غلام محمد خاں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی اور بالآخر جب ان سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے ایک تحریر میرے پاس بھیجی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شمیم نوری کی تکفیر کے تعلق سے غلام محمد خاں نے رجوع نہیں کیا ان باتوں کی روشنی میں یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ ان کا عرس منانا لوگوں کو گمراہ کرنا ہے اور جانتے ہوئے اس عرس میں لوگوں کی شرکت حرام بدکام بدانجام ہے''

**شہزادۂ تاج الشریعہ!** کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بیان کے مطابق عقیدہ رکھیں؟......تو مؤدبانہ عرض ہے کہ اس بیان کو ہمیں **تقلیداً** قبول کرنا ہے یا **تحقیقاً**؟

**شق اول ممکن نہیں** کیوں کہ باب عقائد میں تقلید **جائز نہیں** جب کہ عام علماء وعوام **تقلیداً** اس بیان پر اعتقاد کر کے الزامات و اِفسادات میں مبتلا ہیں......رہی **شق ثانی** تو **مطابقِ شرع** اس بیان کے **ثابت و متحقق** ہونے کے بعد قبول کرنا اور ماننا یقیناً لازم وضروری ہے......اس بارے میں ہم نے اہل سنت والجماعت کے مؤقر ترین علماء ومفتیانِ کرام کی خدمات میں **بارہا گذارش** کی کہ حضور تاج الشریعہ کے اس بیان کو امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی تعلیمات کے مطابق ثابت فرمادیں تا کہ اسے قبول کیا جاسکے مگر **تاہنوز اس پر خاموشی ہے۔**

## بیانِ ہذا میں مذکور حکم ''حکم کفران پر لوٹا'' کے اہم وجوہ

(۱) ''ہم لوگ وہاں موجود رہے۔ انتظار کرتے رہے ۔مولوی غلام محمد خاں مجلس میں نہیں آئے''

(۲) ''خود حسینی میاں ۔۔۔۔۔ نے غلام محمد خاں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی''

(۳) ''لیکن وہ اس پر اڑے رہے۔ شمیم نوری بے شک کافر ہے۔ اس کا کوئی ثبوت مہیا نہ کر سکے''

اس پر **عرض** ہے کہ **پہلی دو وجہوں** کے سبب **حکم کفر کا پلٹنا** عندالشرع ثابت **ہی نہیں** وجہ اول اس لیے باطل ہے کہ **شرع** نے فریقین میں سے ہر ایک کو یہ **اختیار** دیا ہے کہ اگر ثالث یا حَکَم کی **کاروائی** سے وہ **راضی نہ ہو** تو وہ **قولاً** یا **فعلاً** اس کا **اظہار** کرسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

''**ایک آن پہلے** اس کی ثالثی پر **ناراضی** ظاہر کرے فوراً وہ

ثالثی سے **نکل جائے گا** اور اسے حکم دینے کا کچھ **اختیار**

**نہ رہے گا**......اور حکم دے **تو اصلاً** نہ سنا جائے گا''

اور جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد حضرت علیہ الرحمہ کا مجلس میں نہ آنا......شرع کے دیے ہوئے اختیار کے مطابق ثالث و حَکَم سے متعلق اپنی ناراضی کا اظہار کرنا ہے جیسا کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

''علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کو حَکَم اور جناب علامہ ازہری کو

ھادیِ حکم تسلیم کرنے کو واپس لے لیا ہے اور علامہ ازہری کو

صاحب علوِ مرتبت مان کر ہم نے جو فریق بننا تک منظور کرلیا تھا

ہم اس فریق بننے سے بھی رجوع کررہے ہیں''

[خط محررہ مورخہ ۲۵/ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ/ ۱۷/جولائی ۲۰۰۱ء سہ شنبہ]

رہا **دوسری وجہ** کا **بطلان** تو یہ **اجلی البدیھیات** سے ہے جس پر **تنبیہ** کی بھی حاجت **نہیں**۔

اب رہی **تیسری وجہ** کہ......''ثبوت مہیا نہ کرسکے''......تو یہاں دو باتیں ہیں......

ایک **بالحقیقۃ** اور دوسری **بالفرض**......پہلی صورت میں حضور تاج الشریعہ کا یہ قول کہ ''ثبوت مہیا نہ کرسکے'' اس وقت **درست** ہوتا جب کہ مدعی اور مدعا علیہ کے دعویٰ وجواب دعویٰ کے **بعد** مجلس قضا قائم ہوتی اور اس میں **بَیِّنَہ** (گواہوں کو) طلب کیا جاتا......

جب کہ **حقیقت** یہ ہے کہ دعویٰ وجواب دعویٰ کے **بعد** سے لے کر حضرت علیہ الرحمہ کے **وصال تک کبھی بھی کہیں بھی مجلس قضا قائم ہی نہیں ہوئی**......تو جب مجلس قضا **معدوم** اوراس میں **طلبِ بَیِّنَہ** بھی **معدوم** تو پھر یہ کہنا کیوں کر درست ہوگا کہ ''ثبوت مہیا نہ کر سکے''؟

رہی شق ثانی تو **بالفرض معدوم مجلس قضا** کوموجود مان کر **مفروضہ بَیِّنَہ** کا وجود تسلیم بھی کرلیں اوراس کے جواب میں ثبوت مہیا نہ کر سکنے والے قول کو **بطورِفرض** مان بھی لیں......**تب بھی مفروضہ مفروضہ ہی رہے گا** اس پر حکم کفر لوٹنے کی بنا رکھنا اورعرس کرنے کو گمراہ گری قرار دینا اوراس میں شرکت کوحرام بدکام بدانجام بتانا **یہ سب مفروضات ہی رہیں گے**......اورمفروضات سے کبھی بھی کسی طرح کے عقیدے کا اثبات نہ ہوا ہے اورنہ ہی ہوسکتا ہے ورنہ توجہل مرکب کا اعتقاد کرنا لازم آئے گا۔

اوراگران مفروضات کی روشنی میں **علی سبیل التنزل** یہ تسلیم بھی کرلیں کہ بینہ کا تقاضا ہوا مگر وہ ثبوت مہیا نہ کر سکے تب بھی **ائمۂ دین کی تصریحات** یہ ہیں کہ **حکم کفرنہیں پلٹتا**۔ملاحظہ فرمائیں!

بہارشریعت حصہ نہم ص ۱۱۸ میں حضورصدرالشریعہ علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

......''کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے کفر کیا اور **ثبوت نہ دے سکا** تو **مستحق تعزیر نہیں**''......

اس کی اصل درمختارج ۳ ص ۳۰۴ بیان تعزیر میں یہ ہے

..."اذا ادعی شخص علی شخص بدعوی توجب

تکفیرہ وعجز المدعی عن اثبات ماادعاہ لایجب علیہ
شی ء اذا صدرالکلام علی وجہ الدعوی عندحاکم
شرعی"......

معلوم ہوا کہ جہاں **تعزیر** نہیں وہاں **حکمِ فسق** بھی نہیں تو **بدرجۂ اولیٰ حکم کفر بھی نہیں آئے گا۔**

اوراعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ شریف ج ۳ ص ۱۹۲ میں فرماتے ہیں:

"جہاں کامل شرعی عدالتیں تھیں۔ وہاں بھی با آنکہ قاضی شرع
جس کے خلاف حکم فرمادے اسے فقہاء دفع تناقض کے لیے
صار مکذباً شرعاً لکھتے ہیں مگر کسی مدعی یا مدعاعلیہ کو صرف
**اس بناپر کاذب وفاسق ومرتکب کبیرہ نہیں کہہ سکتے"**

نیز ردالمحتار اوراس کے حاشیہ جدالممتار میں ہے

"(وعزر) الشاتم (بیا کافر) وھل یکفر ان اعتقد
المسلم کافرًا نعم والا لا بہ یفتی" (ردالمحتار ج ۳ص۲۰۱)
"قولہ، ای :الدر :کافرا ای :باعتقاد عقائد الاسلام،
اما اذااعتقدہ کافرا بسبب فلا" (جدالممتار ج ۵ ص ۳۸۷)

حضوروالا! آپ غور کریں! کہ ایک طرف تو **ائمۂ دین وفقہائے کرام** کی یہ **تصریحات ونصوص** موجود ہیں کہ **حکم کفر نہیں پلٹتا**......اوردوسری طرف **مفروضات پر کھڑی کی گئی عمارت** کہ حکم کفرلوٹاوغیرہ وغیرہ۔

## اب آپ بتائیں!

## کہ ہم ان میں سے کس پر عمل کریں؟......اور کس کو ترک کریں؟ اور کیوں کریں؟

اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ نے علامہ صاحب کی موجودگی میں ۱۷/مارچ ۲۰۱۶ء کو ناگپور کے آخری جلسے میں یہ فرمایا تھا کہ......"جو فیصلہ ہوا ہمارا اور علامہ کا ہم اسی فیصلہ پر قائم ہیں وہ غیر متبدل ہے"...... یعنی حکم کفر مفتی صاحب پر لوٹ گیا۔

تو اس سلسلے میں فقیر ادبًا یہ عرض کرتا ہے کہ **۱۴/فروری ۲۰۰۱ء** کو حاجی انیس صاحب کے مکان پر **مجلس قضا** قائم ہوئی جس میں حضور تاج الشریعہ، حضرت محدث کبیر، علامہ صغیر احمد جوکھن پوری، علامہ حسینی میاں، حضرت مفتی صاحب اور فقیر راقم الحروف کے علاوہ اور بھی لوگ موجود تھے۔ آغاز مجلس میں بحث ہوئی اور ختم مجلس پر مولوی شمیم کا تحریری دعویٰ علامہ صاحب نے دستخط کر کے مفتی صاحب قبلہ کو عنایت فرمایا ...... دوسرے دن **۱۵/فروری** کو مفتی صاحب نے تحریری طور پر اپنا جوابِ دعویٰ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر کی خدمت میں ارسال کر دیا۔

## دعویٰ اور جواب دعویٰ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں!

### مولوی شمیم کا تحریری دعویٰ

[مورخہ ۱۹/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ]

استاذنا المکرم حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت طرفین مطلوب

عرض کہ ہمارے اور مفتی غلام محمد خاں صاحب وغیرہ کے درمیان جو نزاعی معاملہ

ہے اس کے حل کے لیے،ہم آپ کو شرعی حَکَم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ فیصلہ فرما کرامت کو انتشار سے بچا دیں۔ کرم ہوگا۔ مجھے آپ کا فیصلہ تسلیم ہوگا۔

نزاع کی تفصیل یہ کہ گوندیا میں قدم رکھے صرف ابھی پانچ ماہ گزرے تھے کہ محمد قاسم پٹھان کا جنازہ میری مسجد میں آیا اور کافی تعداد تھی اور دوسرے جنازوں کی نسبت بہر کیف میں نے پڑھائی، تقریباً ایک ماہ گزر گیا، پٹھان کا تیجہ، دسواں بیسواں وغیرہ ہوا سب نے شرکت کی، کھائے پیئے کسی طرح کی کوئی آواز نہ اٹھی، البتہ آواز مرحوم کی بابت اس وقت اٹھی جب جامع مسجد کے امام پر ایک فتویٰ امجدیہ سے آیا، توبہ کرانے کے لیے مفتی غلام محمد خاں کو مسلم جماعت گوندیا نے طلب کیا، پس مفتی صاحب نے امام جامع مسجد کی شکایتیں سنیں اور بعدِ اقرار ان سے توبہ کرائی بعدہ میری جانب مخاطب ہوکر یوں کہا کہ **''آپ بھی توبہ کیجئے کیونکہ آپ نے قاسم پٹھان جو کافر تھا اس کی نماز جنازہ پڑھائی''**

اس پر میں نے کہا کہ **میں تو قاسم پٹھان کو سنی مسلمان سمجھتا ہوں کافر نہیں سمجھتا اس کا کفر مجھ کو نہیں معلوم اگر آپ کو معلوم ہے تو دلیل کفر پیش کیجئے۔**

لیکن مفتی صاحب نے پھر یہی کہا کہ **''آپ اگر چہ کافر نہیں سمجھتے تھے آپ کو معلوم ہو یا نہ ہو بہر حال جنازہ پڑھانا حرام تھا آپ حرام سے توبہ کیجئے باقی لوگ کفر سے توبہ کریں تجدید ایمان و نکاح و بیعت کریں''۔**

پس میں نے کہا کہ اگر آپ کا حکم ہے تو **میں توبہ کر لیتا ہوں مگر پٹھان کو کافر نہیں مانوں گا جب تک کہ آپ دلیل کفر نہ پیش کر دیں چنانچہ دلیل کفر پیش نہ کر سکے اور ہم سے توبہ کرنے پر اصرار کیا**...... مختصر یہ کہ فیصلہ کے دن بھی بلکہ آج تک میرے سامنے مرحوم کا کفر واضح نہیں۔

لہٰذا حضور والا سے گزارش یہ ہے کہ مذکورہ بالا روشنی میں کیا میری تکفیر درست ہے؟

......کیا لاعلمی میں جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں پر تجدید ایمان ونکاح و بیعت وتوبہ واجب ہے؟......کیا مرحوم کے خلاف ایک ماہ بعد آواز اٹھانا وقت جنازہ اطلاع نہ دینا اور پھر ایک ماہ بعد آواز اٹھانے والوں کا اسی مرحوم کے جنازے، تیجہ وغیرہ میں شرکت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟......کیا فقط فتنہ کو دبانے کے لیے وہ بھی بہت اصرار کے بعد میری توبہ کو قاسم پٹھان کے کفر کی دلیل بنانا درست ہے؟

فقط والسلام شمیم احمد نوری گوندیا ۱۹/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

نقل مطابقِ اصل ضیاء المصطفیٰ قادری ۲۰۰۱-۲-۱۴ء

## حضرت مفتی صاحب قبلہ کا جوابِ دعویٰ

[مورخہ ۲۰/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ]

بگرامی قدر حضرت علامہ مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے ذریعے مولوی شمیم کے دعوے کی تحریر مل گئی جس کا جواب ذیل میں حاضر ہے۔

عرض ہے کہ مولوی شمیم نے اپنے دعوے کی تحریر میں یہ لکھا ہے کہ گوندیا کی مسلم جماعت نے غلام محمد خاں کو مولوی امتیاز صاحب کی توبہ کے لیے بلوایا تھا **مولوی شمیم کا یہ بیان بالکل غلط اور جھوٹ ہے**...... بلکہ مسلم جماعت نے خاص طور پر مولوی شمیم اور مولوی امتیاز دونوں کے لیے بلوایا تھا بلکہ مجھ کو بلوانے میں خود مولوی شمیم احمد کی تحریک تھی غلام محمد خاں کو بلوایا جائے۔

ہماری عرض ہے کہ یہ معاملہ بہت ہی اہم اور سنگین ہے مولوی شمیم سے کہا جائے کہ **وہ مسلم جماعت کے ان گواہوں کو پیش کرے جنہوں نے بلوایا تھا۔**

مولوی شمیم نے اپنے دعوے میں یہ بھی کہا کہ مولوی امتیاز سے توبہ کے بعد غلام محمد خاں نے فوراً مولوی شمیم سے یہ کہا کہ آپ بھی توبہ کر لیجیے چوں کہ آپ نے قاسم پٹھان جو کافر تھا اس کی نماز جنازہ پڑھائی...... **مولوی شمیم کا یہ بیان بالکل جھوٹ اور اتہام ہے۔**

مولوی شمیم نے جو استفتاء بریلی شریف بھیجا تھا اس میں صاف لکھا تھا کہ **غلام محمد خاں نے صرف ایک فاسق شخص کے بیان پر فیصلہ کر دیا** اور اب **اس دعوے کی تحریر میں استفتاء کی فاسق شخص کی عبارت کو بھی اڑا دیا** اور سیدھا یہ اتہام دھر دیا کہ مولوی امتیاز کے بعد فوراً مولوی شمیم سے یہ کہا کہ آپ بھی توبہ کر لیجیے اس لیے کہ تم نے کافر پٹھان کی نماز جنازہ پڑھائی ہے...... **مولوی شمیم کا یہ بیان بالکل غلط ہے لہٰذا اس سے اس پر گواہ طلب کیے جائیں۔**

مولوی شمیم صاحب نے اپنے دعوے کے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ میں آپ کے کہنے پر توبہ کر لیتا ہوں مگر پٹھان کو کافر نہیں مانوں گا جب تک آپ اس کے کفر پر دلیل پیش نہ کریں چنانچہ دلیل کفر نہ پیش کر سکے اور ہم سے توبہ کرنے پر اصرار کیا...... **مولوی شمیم کا یہ بیان قطعی غلط ہے اس پر اس سے گواہ طلب کیے جائیں۔**

مولوی شمیم نے اپنے دعوے میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس کی روشنی میں کیا مولوی شمیم کی تکفیر درست ہے؟

ہم عرض کرتے ہیں کہ **مولوی شمیم کا یہ بیان بھی غلط ہے، مولوی شمیم کی تکفیر**

**اس کے اس بیان کی روشنی میں نہیں کی گئی ہے بلکہ انہوں نے بھری محفل میں پٹھان کے کفر کا اقرار کیا** اور لوگوں نے جو اس کی نماز جنازہ پڑھی اس کا حکم ہم سے **پوچھا** اور یہ مسئلہ بھی **پوچھا** کہ کیا اس کے چہلم کا کھانا درست ہے؟ مولوی شمیم کی یہ باتیں صاف بتا رہی ہیں کہ **پٹھان کے کفر کا اقرار خبر کے طور پر نہیں بلکہ یقینی طور پر جاننے کے بعد ہے**، اور اس لیے بھی کہ نماز جنازہ کے پڑھانے سے پہلے وہ اس پٹھان کے کفریات سے باخبر تھا اور اب یہ اقرار خبر کی بنیاد پر نہیں بلکہ یقینی علم کی بنیاد پر ہے۔

**مولوی شمیم کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ اس کے بیان کی روشنی میں ہم نے تکفیر کی ہے**، ہاں جب پٹھان کے رشتہ داروں کا دباؤ ان پر پڑا تو وہ پٹھان کے اسلام کا اقرار کر گئے بلکہ پٹھان کے رشتہ داروں وغیرہ کو بھی میرے پاس امجد یہ ناگپور بھیجا جس کا منشاء یہ تھا کہ میں بھی دباؤ میں آکر اپنے قول سے مکر جاؤں۔

**مولوی شمیم سے اوپر کے بیان کردہ گواہوں کو طلب کیا جائے ......مولوی شمیم کے اقرار کے گواہ پیش کرنا ہمارے ذمہ ہے۔**

فقط والسلام غلام محمد خاں غفرلہ ۲۰/ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ

ادبًا ہماری **عرض** یہ ہے کہ [۱] ......اگر غیر متبدل فیصلہ مدعی کے **دعوے** سے **پہلے** ہی کر دیا گیا تو یہ **باطل** ہوگا۔

[۲] ......اور اگر محض دعویٰ کے بعد مدعا علیہ کے **جواب دعویٰ** سے **پہلے** کیا گیا تو بھی **باطل** ہوگا۔

[۳] ......اور اگر کیا تو گیا جواب دعویٰ کے بعد مگر **بینہ** (گواہوں)، **یمین**

(قسم) ، **نکول** (انکارِ قسم) اور **اقرار** سے **گزارے بغیر** تو بھی فیصلہ **باطل** ہوگا۔

اب یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ اس جواب دعویٰ کے بعد سے لے کر حضرت **مفتی** صاحب علیہ الرحمہ کے وصال تک کبھی بھی، کہیں بھی مجلس قضا **منعقد نہ ہوئی** کہ جس میں مدعی اور مدعا علیہ کو بلا کر مقدمۂ ہذا کو بینہ، یمین، نکول اور اقرار سے گزارا گیا ہو ......اور جب فیصلۂ شرعیہ کے یہ ارکان ہی **نہیں پائے گئے** تو کیا فیصلہ ممکن ہے؟......اس بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: ''چاروں نہ ہوں تو حاکم ڈگری، ڈسمس کچھ نہیں کرسکتا **اصلاً فیصلہ نہیں دے سکتا اور دے گا تو وہ فیصلہ بھی باطل ونامسموع ہوگا**''

**تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں!**

''ذی علم مجوز کا یہ فرمانا کہ......'' ثبوت دعویٰ کا بینہ سے ہوتا ہے یا اقرارِ مدعا علیہ سے یا نکول عن الحلف سے یہاں ان تین وجوہ شرعیہ سے کوئی نہیں'' ......بہت صحیح ہے مگر ساتھ ہی یہ لحاظ بھی ضروری تھا کہ جس طرح ثبوت دعویٰ بغیر ان تین کے نہیں ہوسکتا یونہی قضائے قاضی بھی بغیر ان تین اور چوتھی یمین کے ناممکن ہے ان تین سے کوئی ہوتو مدعی کو ڈگری دے اور ان کے بدلے مدعا علیہ کی یمین ہوتو ڈسمس کرے اور چاروں نہ ہوں تو حاکم ڈگری، ڈسمس کچھ نہیں کرسکتا **اصلاً فیصلہ نہیں دے سکتا اور دے گا تو وہ فیصلہ بھی باطل ونامسموع ہوگا** کہ حکم کے کچھ **ارکان**

ہیں ان میں سے جو رکن **مفقود** ہو حکم باطل ومردود ہے ان چھ میں ایک طریق حکم ہے اور وہ حقوق العباد میں انھیں چار اشیاء میں منحصر تو جہاں ان میں سے کچھ نہ ہو **طریق حکم مسدود اور فیصلہ غلط ومردود**"

نیز آگے فرماتے ہیں:

"بالجملہ **جس قدر کاروائی** اس مقدمہ میں واقع ہوئی سب **محض بیکار و بے اثر و بیگانہ و بے ثمر** ہوئی۔ میں [یہ] نہیں کہتا کہ غلط فیصلہ ہوا...... یہ تو جب کہا جائے کہ فیصلہ ہوا ہو اور اس میں خطا ہو...... یہاں **تو سرے** سے فیصلہ ہوا ہی نہیں۔ یہ **تجویز** جس کا **نام** عوام میں **فیصلہ** رکھا جائے **ہرگز فیصلہ ہی نہیں ایک کاغذ سادہ ہے** کہ فیصلہ کے چھ رکن شرعِ مطہر نے مقرر فرمائے اور یہاں رکنِ ششم معدوم ہے اور بغیر رکن کے وجودِ شے محال جس کے تصریحیں ابھی کتب معتمدہ سے گزریں"

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۷ ص ۴۴۲، ۴۴۳)

اب آپ ارشاد فرمائیں کہ ایک طرف حضور تاج الشریعہ کا غیر متبدل والا بیان ہے......اور دوسری طرف ائمۂ دین کی تصریحات کی روشنی میں امام اہل سنت کا یہ فرمان کہ **فیصلہ باطل ونامسموع ، فیصلہ غلط ومردود ، یہاں تو سرے سے فیصلہ ہوا ہی نہیں ، رکن ششم معدوم ہے اور بغیر رکن کے وجود شے محال۔**

**تو کیا ہم حضور تاج الشریعہ کے بیان پر عمل کریں ......اور مسلکِ**

**اعلیٰ حضرت چھوڑ دیں؟ ...... یا...... مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل کریں ......**
**اورحضور تاج الشریعہ کے فرمان کو چھوڑ دیں؟**

☆☆☆☆☆

# حضور تاج الشریعہ و حضور محدث کبیر کو عہدۂ ثالثی و حَکَم سے معزول کر دیا گیا

جواب دعویٰ پیش کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے حَکَم حضرات کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا تھا...... ملاحظہ کیجیے حضرت کے خط کا اقتباس

''علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کو حَکَم اور جناب علامہ ازہری کو
ھادیِ حکم تسلیم کرنے کو واپس لے لیا ہے اور علامہ ازہری کو
صاحب علوِ مرتبت مان کر ہم نے جو فریق بننا تک منظور کر لیا تھا
ہم اس فریق بننے سے بھی رجوع کر رہے ہیں''

اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فتاویٰ رضویہ شریف میں ائمۂ دین کی تصریحات کی روشنی میں فرماتے ہیں

''پنچوں کو فیصلہ کا اختیار اس وقت ہوتا ہے کہ ان کے حکم دینے
تک فریقین ان کے پنچ ہونے پر راضی رہیں اگر ایک فریق بھی
پنچ کے حکم دینے سے **ایک آن پہلے** اس کی ثالثی پر **ناراضی**
ظاہر کرے فوراً وہ ثالثی سے **نکل جائے گا** اور اسے حکم دینے کا
کچھ **اختیار نہ رہے گا**...... اور حکم دے تو **اصلاً** نہ سنا جائے گا
یہاں تک کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں اگر تمامِ ترتیب و تکمیل

مقدمہ کے بعد جب **صرف حکم دینے کی دیر رہی تھی** ثالث
نے **ایک فریق** سے کہا میرے نزدیک **حجت** تجھ پر قائم ہوگئی
میں تجھ پر حکم **دیا چاہتا ہوں** اس نے کہا **میں تیرے ثالثی
سے راضی نہیں بس یہ کہتے ہی ثالث کو اختیار جاتا
رہا اب وہ کچھ حکم نہیں کرسکتا**"۔

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۷ ص ۴۵۲)

عرض یہ ہے کہ ایک طرف حضور تاج الشریعہ کا غیر متبدل والا بیان ہے......اور دوسری طرف اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا یہ ارشاد وہ ثالثی سے نکل جائے گا......ایک آن پہلے اس کی ثالثی پر ناراضی ظاہر کرے فوراً وہ ثالثی سے نکل جائے گا اور اسے حکم دینے کا کچھ اختیار نہ رہے گا......اور حکم دے تو اصلاً نہ سنا جائے گا۔

**اب آپ بتائیں کہ ہم حضور تاج الشریعہ کے قول پر عمل کریں اور مسلک اعلیٰ حضرت کو چھوڑ دیں؟...... یا اس کا برعکس کریں؟۔**

☆☆☆☆☆

## ایک شبہ کا رفع

اگر کسی کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ ومحدث کبیر نے کفر لوٹنے کا حکم **بطور قضا** نہیں بلکہ **اپنی ذاتی معلومات** کی **بنا** پر دیا ہے......تو اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

" فتویٰ اس پر ہے کہ **قاضی وحاکم کا ذاتی علم** فیصلہ کے

واسطے **کافی** نہیں نہ اسے **اس پر فیصلہ دینا جائز** ''

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۷ ص ۱۷۴)

☆☆☆☆☆

# فیصلہ میں تاخیر کرنے کا حکم فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں

یاد رہے کہ حضور تاج الشریعہ نے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے ۱۳؍سال بعد غیر متبدل فیصلہ سنایا...... **حضرت کی حیات میں اس طرح کا کوئی فیصلہ نہیں سنایا**...... یہی وجہ ہے کہ صدر العلماء علامہ **تحسین رضا خان** صاحب اور علامہ **ظہیر رضا خان** صاحب علیہما الرحمہ نے اپنے وصال سے چند گھنٹے پہلے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے مزارِ اقدس پر کافی دیر تک حاضر دی۔

نیز حضرت کے **عرس چہلم** میں علامہ **حسینی میاں** صاحب، حضرت مفتی **مجیب اشرف** صاحب، مولوی **فخر الدین**، مولوی **عبد الرشید** جبلپوری وغیرہ بے شمار حضرات نے شرکت کی...... اگر حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی حیات ہی میں **غیر متبدل فیصلہ** سنا دیا گیا ہوتا تو نہ گھر کے متدین علماء مزار شریف پر حاضری دیتے نہ علمائے شہر عرس چہلم میں شرکت کرتے...... لہٰذا یہ **ماننا ہی ہوگا** کہ حضور تاج الشریعہ نے حضرت کے وصال کے ۱۳؍سال بعد **نہایت ہی تاخیر** سے **فیصلہ سنایا**...... اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز ائمۂ دین کی تصریحات کے مطابق فتاویٰ رضویہ شریف ج ۷ ص ۲۷۴ میں فرماتے ہیں:

''حاکم کا **فرض** یہ ہے کہ **جب** دعویٰ اس کے نزدیک

**ثابت** ہوجائے **فوراً** مطابق دعویٰ **حکم دے**......اگر
**تاخیر کرے گا فاسق ومعزول ومستحق تعزیر ہوگا**‘‘

اب آپ بتائیں کہ فتاویٰ رضویہ میں پیش کردہ **تعلیمات حقہ** جنہیں ہم **مسلکِ اعلیٰ حضرت** کہتے ہیں یہ سب **قابل عمل** ہیں یا **لائق ترک**؟

خلاصہ یہ کہ اب اگر **کوئی** حضرت مفتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور ان کے مریدین ومعتقدین پر **اعلیٰ حضرت** قدس سرہ العزیز کی **تعلیمات پر عمل کرنے کے سبب** کسی طرح کا **کوئی حکم** بیان کرتا ہے **تو اس سے مسلک اعلیٰ حضرت پر عمل کرنا باطل ٹھہرے گا**۔ معاذاللہ رب العٰلمین

**اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ**

**آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم**

فقط

گدائے اشہر **مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی غفرلہ**

مہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۴۵ھ م ۳۰/مئی ۲۰۲۴ء جمعرات

# عرض اشہر بارگاہِ نبی اکرم ﷺ

ابھی درد و الم سے دل کو لذت گیر رہنے دو
ابھی کچھ دور آہوں سے ذرا تاثیر رہنے دو

تمہاری نوک مژگاں سے حیات نو برستی ہے
کماں پر اپنی ابرو کی ذرا یہ تیر رہنے دو

گزرتے ہیں مہ و خورشید بھی اس کی فضاؤں میں
تمہارے حسن کی دل میں یونہی تنویر رہنے دو

نگاہِ لطف ساقی ہی یہاں پر کام کرتی ہے
یہ ہے میخانہ الفت کا یہاں تدبیر رہنے دو

نہیں لطف و کرم تو میں عتابوں پر بھی راضی ہوں
تمہاری چشم رحمت میں میری تصویر رہنے دو

یہاں خاموش ہی خاموش دل کے دل سلگتے ہیں
یہ بزم سوز و غم ہے نالۂ شب گیر رہنے دو

یہاں قلب و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوتے ہیں
تمہاری بزم کی یہ رونق تسخیر رہنے دو

تمہاری رحمتوں کا شور ہے عالم میں پہلے سے
میرے اس غمزدہ دل کی ابھی تقصیر رہنے دو

یہاں ہوش و خرد کھو کر بہت ہشیار رہتے ہیں
رہ طوبیٰ ہے دیوانو! یہاں زنجیر رہنے دو

کبھی دامن جھٹکتے ہی نہیں دیکھا انہیں اشہر
امید و شوق کی دنیا کو دامن گیر رہنے دو